منقبت درشان قدوۃ العارفین حضرت خواجہ سید شاہ احمد حسین چشتی شیخ پوری قدس سرہٗ

عاشقِ مصطفیٰ شاہ احمد حسین
نعمت کبریا شاہ احمد حسین

فیض ہندالولی، قدوۃُ العارفین
وارثِ مرتضیٰ شاہ احمد حسین

چشتیوں کے لئے بالیقیں دوستو
رہبر و رہنما شاہ احمد حسین

حامیِ سنیت، داعیِ دین بھی
زینتِ اصفیا شاہ احمد حسین

عالمِ باعمل صوفیِ وقت بھی
جلوۂ اولیا شاہ احمد حسین

کیوں نہ چشتیؔ بھلا ذکر ان کا کرے
ہیں وہ آلِ عبا، شاہ احمد حسین

نتیجہ فکر: سید محمد سلمان چشتی

حضرت قدوۃ العارفین خواجہ

سید احمد حسین چشتی شیخ پوروی علیہ الرحمۃ والرضوان

چودہویں صدی ہجری میں ہندوستان کے صوبۂ بہار میں بڑے بڑے علما و مشائخ اور عظیم یادگار شخصیتیں گزری ہیں۔ انہیں باکمال شخصیتوں میں ایک اہم نام قدوۃ العارفین حضرت خواجہ سید شاہ احمد حسین چشتی مودودی منعمی قدس سرہٗ کا بھی ہے، جو اپنے والد محترم حضرت خواجہ سید شاہ شجاعت حسین چشتی شیخ پوری قدس سرہٗ کے بعد خانقاہ عالیہ چشتیہ، چھوٹا شیخ پورہ نوادہ کے نویں سجادہ نشیں کی حیثیت سے مسند ارشاد و ہدایت پر فائز تھے، آپ کی ذات علم و فضل کی روشن و منور انجمن تھی، آپ اپنے وقت کے صاحب ولایت و معرفت بزرگ اور علوم شریعت و طریقت کے جامع اور عبادت و ریاضت، کشف و

کرامات و دیگر عالیہ صفات کے اعتبار سے سلف صالحین کے نمونہ تھے، ہزارہا بندگان خدا نے آپ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر فیوض و برکات حاصل کئے۔

حضرت قدوۃ العارفین اپنے قصبہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلم کی حصول کے لئے خانقاہ منعمیہ، گیا تشریف لے آئے۔ یہاں رہ کر حضرت مولانا شاہ ظہور الدین گیاوی سے عربی و فارسی وغیرہ مختلف علوم تحصیل فرمائی۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خالو حضرت عمدۃ المتوکلین حضرت سید شاہ عطا حسین فانیؔ چشتی منعمی ابو العلائی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر رہے۔ اور ایک مدت تک تعلیم و تلقین اور درجاتِ سلوک طے کرنے کے بعد بیعت و ارشاد اور اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ بعد ازاں آپ اپنے جد اعلیٰ کی خانقاہ کے سجادۂ مشیخیت پر جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت مولانا سید شاہ حسین الدین صافی گیاوی قدس سرہٗ لکھتے ہیں:

"آپ (حضرت سید شاہ احمد حسین چشتی) نے علم ظاہری کی

تحصیل حضرت مولوی سید شاہ ظہور الدین علیہ رحمہ سے کی، بعد حصول علم ظاہری اپنے خالو حضرت سید شاہ عطا حسین فانیؔ گیاوی قدس سرہٗ سے مرید ہوئے اور اپنے آبائی و نیز منعمیہ سلاسل کی اجازت سے ماذون ہو کر خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ حضرت فانیؔ ہی کے زمانے میں اپنے آبائی سلاسل کی سجادگی پر متمکن ہوئے، اور فیض بخشی کرنے لگے آپ کے فیض کا عام چرچا ہوا خصوصاً ضلع ہزاریباغ میں ایک خلقت آپ کے حلقۂ بگوش ہو کر آپ سے مرید ہوئی۔"

(ضمیمہ کیفت العارفین، ص ۱۹)

خاندانی شرف ونسب: آپ سادات حسینی نقوی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب پدری سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ قطبِ اعظم حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ کے واسطہ سے حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے۔ وہ نسب اس طرح ہے:

حضرت خواجہ سید احمد حسین چشتی بن خواجہ سید شجاعت حسین چشتی بن خواجہ سید فخر الدین چشتی بن خواجہ سید رحمان حسین چشتی بن

خواجہ سید ملیح چشتی بن خواجہ سید فصیح چشتی بن خواجہ سید عنایت اللہ چشتی بن خواجہ سید تاج محمود حقانی چشتی بن خواجہ سید قطب ثانی چشتی بن خواجہ سید عبداللہ چشتی بھکری بن خواجہ سید اسد اللہ چشتی بن خواجہ سید برہان الدین چشتی بن خواجہ سید عبدالرحمان چشتی بن خواجہ سید محمد جان چشتی (خلیفہ خواجہ قطب بختیار کا کی) بن خواجہ سید سمعان چشتی بن خواجہ سید محمد منصور چشتی مودودی بن خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدست اسرارہم (مزید دیکھئے کنز الانساب، مخزن الانساب)

قدوۃ العارفین خواجہ سید احمد حسین چشتی قدس سرہٗ کے جد اعلیٰ قطب العصر محبوب ربانی حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی بھکری قدس سرہٗ دسویں صدی ہجری کے صاحب کشف وکرامات اور قطب الاقطاب تھے۔ آپ قدیم بھکر (دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر واقع ہے) سے بغرض تبلیغ رشد وہدایت عازم بہار ہوئے۔ صوبۂ بہار کے مشہور شہر بہار شریف میں مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔

حضرت مخدوم جہاں کی ہدایت کے مطابق چھوٹا شیخ پورہ نوادہ میں مستقل قیام فرما کر ایک عظیم الشان خانقاہ کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ حضرت مولانا حکیم شاہ شعیب پھلواروی لکھتے ہیں:

''حضرت خواجہ عبداللہ چشتی شیخ پورہ علاقہ نرہٹ میں قیام فرمایا۔آپ کی اولاد اس اطراف میں پھیلی، اور ان کا سلسلہ بھی پھیلا۔اب تک آپ کی خانقاہ اور سلسلۂ سجادگی علاقہ نرہٹ میں موجود ہے۔ ۱۴رجب میں آپ کی وفات ہوئی، اسی تاریخ میں عرس ہوتا ہے، زائرین مزار مبارک پر حاضر ہو کر مستفیض ہوتے ہیں''۔

(تجلیات انوار ص ۱۶۵)

قطب العصر حضرت خواجہ سید عبداللہ چشتی قدس سرہٗ کے بعد آپ کی اولاد یکے بعد دیگرے آستانہ عالیہ چشتیہ کے مسند سجادگی پر متمکن ہوتی آرہی ہیں۔خانقاہ چشتیہ کے سجادگان و مشائخ تصوف و روحانیت کے بلند مقام پر فائز ہونے کے ساتھ علم و فضل، اخلاص و تقویٰ اور فقر و درویشی میں امتیازی شان کے مالک رہے

ہیں۔ موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر طریقت سید شاہ عین الدین چشتی ہیں جنھوں نے اپنی تحریر وتقریر اور مختلف تنظیمی تحریکوں سے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر عوام الناس کی خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔ خانقاہِ ہذا کے جملہ سجادگان نے اسفار واقدام کے ذریعے رشد و ہدایت کا کام بھی وسیع پیمانے کیا اور مختلف علوم وفنون پر نادر تصانیف کا ذخیرہ یادگار بھی چھوڑیں۔

شخصیت و مسند سجادگی: حضرت قدوۃ العارفین خواجہ سید احمد حسین چشتی شیخ پوری قدس سرہٗ، چودھویں صدی ہجری کے باکمال شیخ طریقت اور فیض رساں بزرگ تھے۔ آپ کی تعلیم وتربیت کا پورہ زمانہ خاندان کے دینی وروحانی ماحول کے علاوہ اپنے عہد کے ممتاز ترین مشائخ کی نگرانی میں گزرا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے عادات و خصائل کی خوبیاں مرتبۂ کمال پر پہنچی، اور اپنے وقت کے شیخ کامل اور علم وعرفان کے بحر بیکراں ہوئے۔ تکمیل باطن اور مدارج سلوک طے کرنے کے بعد حسب معمول اپنے آبائی خانقاہ میں سن ۱۳۰۸ھ

سے ۱۴۱۳ھ تک مسند سجادگی و متولی پر رونق افروز ہوئے۔ آپ کو علم جفر اور تعویز نویسی میں بھی خوب مہارت حاصل تھی۔ مجربات و عملیات کے موضوع پر آپ کے دست خاص سے لکھی ہوئی قلمی کتابیں خانقاہ چشتیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تشنگان طریقت کی اصلاح و ہدایت اور تعلیم و تربیت کے لئے وقف کردی۔ اور اپنے قدیم خاندانی حلقۂ متوسلین میں آپ نے اسفار و اقدام کے ذریعے روحانی سلسلے کا دائرہ بہت وسیع کیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ قوم و ملت اور مسلک و مذہبِ حق اہل سنت کی آبیاری فرمائی۔

تصانیف: آپ کی تصنیف کردہ متعدد قلمی کتابیں خانقاہ میں موجود ہیں۔ جن میں یادگار احمدی، کلام احمدی، رسالہ نقشیات، مجربات احمدی، رسالہ گنجینۂ ادعیات اور قلمی بیاض وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اور یادگار احمدی سب سے اہم تصنیف ہے، جس میں خانوادۂ چشتیہ مودودیہ چھوٹا شیخ پورہ کے مورث اعلی قطب العصر خواجہ سید عبداللہ چشتی مودودی بھکری

قدس سرہٗ اور ان کے اولاد و امجاد کے مختصر احوال اور نسب جمع ہیں۔

ذوق شاعری: آپ کو شعر و شاعری میں بھی خاص درک و کمال تھا اور احمد تخلص فرماتے، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر و سخن فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کا قلمی مجموعہ ''کلام احمدی'' ہے جس میں رباعیات، قطعات اور مناقب وغیرہ جمع ہیں۔

معاصرین مشائخ: قدوۃ العارفین حضرت خواجہ سید احمد حسین چشتی قدس سرہ کو اپنے معاصرین مشائخ بہار سے کئی جہتوں سے گہرے تعلقات و مراسم تھے۔ مثلاً خواجۂ بہار حضرت خواجہ سید عطا حسین فانی منعمی چشتی قدس سرہٗ۔ خانقاہ منعمیہ، گیا۔ سید المشائخ حضرت مخدوم سید شاہد حسین چشتی راجگیری قدس سرہ، خانقاہ راجگیر نالندہ۔ جناب حضور حضرت مخدوم سید شاہ امین الدین ثبات فردوسی قدس سرہٗ، خانقاہ معظم بہار شریف۔ حضرت صوفی سید شاہ وصی احمد زاہدی بہاری قدس سرہ اور حضرت مولانا سید شاہ اکبر ابوالعلائی داناپوری قدس سرہ، خانقاہ سجادیہ ابوالعلائیہ، داناپور وغیرہ سے خاص رشتہ داری

اوران مشائخ عظام سے اچھے روابط تھے۔ اِن کے علاوہ ہم عصر بزرگوں میں سراج المشائخ حضرت سید شاہ علی حسین باقیؔ، خانقاہ فیاضیہ، سملی پٹنہ۔ فیاض المسلمین حضرت مولانا شاہ بدرالدین مجیبی پھلواروی قدس سرہٗ، خانقاہ مجیبیہ، پھلواری، پٹنہ۔ صوفی ملت حضرت سید شاہ سجاد حسین اصدقی قدس سرہٗ، خانقاہ اصدقیہ سجادیہ، بڑوسر، نوادہ۔ حضرت مولانا شاہ رشید الحق عمادی قدس سرہٗ، خانقاہ عمادیہ، پٹنہ سیٹی۔ حضرت خواجہ شاہ شہودالحق اصدق چشتی قدس سرہ، خانقاہ اصدقیہ پیر بھیگہ، نالندہ۔ حضرت مولانا شاہ فیاض الدین اصدقی قدس سرہٗ، خانقاہ خواجہ سرائے، نالندہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اولادو امجاد: حضرت قدوۃ العارفین کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔

(۱) حضرت سید شاہ سلطان احمد چشتی شیخ پوری قدس سرہٗ (خلف اکبر و جانشین) ان کے تین صاحبزادے ہوئے، بڑے جد مکرم حضرت سید شاہ قطب الدین احمد چشتی قدس سرہٗ۔ منجھلے ڈاکٹر سید شاہ

قیام الدین چشتی صاحب۔ چھوٹے جناب سید شاہ ضیاء الدین چشتی صاحب

(۲) حضرت سید شاہ قاسم چشتی قدس سرہٗ ان کے دو بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے جناب سید انعام الحق چشتی علیہ الرحمہ۔ چھوٹے بیٹے جناب صوفی سید اکرام الحق چشتی علیہ الرحمہ، واسع پور، دھنباد۔

(۳) مسماۃ حکیمن زوجہ مولانا حکیم سید عثمان غنی علیہ الرحمہ، بڑا شیخ پورہ۔ (۴) مسماۃ فہیمن زوجہ صوفی سید شاہ جبار احمد چشتی علیہ الرحمہ، شیر گھاٹی، گیا۔

خلفاء: حضرت قدوۃ العارفین کے دو خلفاء کے ذریعے سلسلۂ بیعت وارشاد جاری ہوا، ایک آپ کے صاحبزادے حضرت سید مدظلہ سلطان احمد چشتی شیخ پوری علیہ الرحمۃ والرضوان جو آپ کے بعد خانقاہ چشتیہ شیخ پورہ نوادہ کے سجادہ نشیں ہوئے۔ دوسرے حضرت مولانا سید شاہ حسین الدین صاقؔی گیاوی علیہ الرحمۃ والرضوان جو اپنے جد اعلیٰ خواجۂ بہار سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی علیہ الرحمۃ

والرضوان کی قائم کردہ خانقاہ منعمیہ گیا کے سجادہ نشیں ہوئے۔
آپ کی وفات تاریخ ۲۴ ربیع الاول مطابق ۱۳۴۱ھ بروز جمعہ کو ہوئی، مزار شریف اسی بستی کے جامع مسجد سے متصل زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ کا عرس مبارک حسب روایت قدیم تاریخ وصال میں منعقد کیا جاتا ہے۔

قطعۂ تاریخ:

شاہ احمد حسین نیک صفات
زین جہان رفت سوئے رب جلیل
سال رحلت اسیر ہاتف گفت
قدوۃ العارفین شاہ جمیل

۱۳۴۱ھ